اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
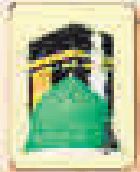
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

اذیت محسوس نہ ہوئی۔ اس کے بعد ایک کلی خون کی اور آئی بِحَمْدِ اللّٰہ تعالٰی وہ **گلٹیں** جاتی رہیں منوھ کھل گیا۔ میں نے **اللہ** تعالٰی کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ کا وہ **طاعون** بِفَضْلِہٖ تعالٰی دفع (یعنی دُور) ہوگیا، دو تین روز میں بِعَوْنِہٖ تعالٰی **بخار بھی جاتا رہا**۔

طاعون کا سبب

مؤلف: چونکہ اَثنائے گفتگو میں **طاعون** کا ذکر تھا لہٰذا مولانا مولوی حکیم امجد علی صاحب نے یوں عرض کیا۔

عرض: غالبًا یہ بلائیں کفار جن ہوں۔

ارشاد: ہاں کفار ہیں۔ حدیث میں ہے: "اَلطَّاعُوْنُ وَخْزُ اَعْدَائِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ" طاعون تمہارے دشمن جنوں کا کونچا (یعنی نیزہ کا زخم) ہے۔ (کنزالعمال، الحدیث ۱۱۱۶۹، ج ٤، ص ۱۷۸) ولہٰذا طاعون زدہ خاص **شہداء** میں شامل کیا جائے گا۔

بیل کے گوشت میں گندھک کی بُو

﴿اسی سلسلے میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ﴾ شیخ محقق عوفی مدنی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) مجھ سے کہتے تھے کہ حضرت سید محمد یمنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نمازِ فجر کے لئے مسجد میں تشریف لائے، دیکھا کہ منبر پر ایک **بچہ** بیٹھا ہے سوا حضرت کے کسی نے نہ دیکھا، آپ نے کچھ تعرُّض نہ فرمایا (یعنی کوئی پوچھ گچھ نہ کی)۔ نماز پڑھ کر تشریف لے آئے۔ پھر ظہر کے لئے آئے تو دیکھا کہ ایک **جوان** بیٹھا ہے۔ نماز پڑھ کر چلے آئے اور اس سے کچھ نہ کہا۔ پھر عصر کے لئے گئے تو وہیں منبر پر ایک **بوڑھے** کو پایا۔ اب بھی کچھ نہ پوچھا اور نماز سے فارغ ہو کر واپس آئے۔ پھر مغرب کے لئے گئے تو ایک **بیل** کو وہاں دیکھا۔ اب فرمایا تُو کیا ہے کہ اتنی مختلف حالتوں میں مَیں نے تجھے دیکھا ہے! اس نے کہا: میں وَبا ہوں، اگر آپ اس وقت مجھ سے کلام کرتے جب میں بچہ تھا تو یمن میں کوئی بچہ **باقی نہ رہتا**، اور اگر اس وقت دریافت فرماتے جب جوان تھا تو یہاں کوئی **جوان نہ رہتا**، یونہی اگر اس وقت بات کرتے جب میں بڈھا تھا تو اس شہر میں کوئی **بوڑھا نہ رہتا**۔ اب آپ نے اس حال میں کہ مجھے بیل دیکھا (اور) کلام فرمایا، یمن میں کوئی **بیل نہ رہے گا**۔ یہ کہہ کر غائب ہوگیا۔ یہ **اللہ** تعالٰی کی اپنے بندوں پر رحمت تھی کہ آپ نے پہلی تین حالتوں میں اس سے سوال نہ فرمایا۔ بیلوں میں مرگ (یعنی موت) عام ہوگئی اگر اس وقت کوئی بیل اچھا بھی ذبح کیا جاتا تو اس کا گوشت ایسا خراب ہوتا کہ کوئی کھا نہ سکتا اُس میں **گندھک کی بو آتی**۔

تُو آگ میں ھے

اِنہیں سید محمد یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے مادرزاد ولی تھے۔ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھی۔ایک شخص سے کہا لکھ:" فُلاَنٌ فِـی الْـجَـنَّةِ" یعنی فلاں شخص جنت میں ہے۔یونہی نام بنام بہت سے اشخاص کو لکھوایا۔پھر فرمایا لکھ:"فُلاَنٌ فِـی النَّـارِ" یعنی فلاں شخص دوزخ میں ہے۔انہوں نے لکھنے سے ہاتھ روک لیا،آپ نے پھر فرمایا،انہوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ (یعنی تیسری بار) ارشاد کیا۔انہوں نے لکھنے سے انکار کردیا۔اس پر آپ نے فرمایا:"اَنْـتَ فِـی الـنَّـارِ" تُو آگ میں ہے۔وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد (علیہ رحمۃ اللہ الواجد) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت نے فرمایا:" اَنْـتَ فِـی النَّارِ" کہا یا"اَنْـتَ فِـی جَـهَـنَّمَ"؟ عرض کی، "اَنْـتَ فِـی النَّارِ" فرمایا۔حضرت نے ارشاد فرمایا:''میں اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا،اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی؟'' عرض کی:''دنیا کی آگ پسند ہے۔'' انکا جل کر انتقال ہوا۔

حدیث میں آگ کے جلے ہوئے کو بھی شہید فرمایا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب جامع فیمن ھو شھید، حدیث٣٨٧٨، ج٣، ص٥٥)

بچوں کے نام کیسے ھونے چاھئیں؟

عرض:[1] حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی **تاریخی نام** تجویز فرمادیں۔

ارشاد: تاریخی نام سے کیا فائدہ،**نام** وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام **محمد** رکھا،یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت ١٢٩٢ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے **عدد** بھی بانوے ہیں،ایک **دِقت** (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حُسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافقِ عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دو چند (یعنی دُگنے) کرکے پڑھے جاتے ہیں۔وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں،تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہوجائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس ١٣٢٩ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماءِ حسنیٰ ٢٦٥٨ بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام

[1]: یہ جناب دلاور حسین خاں صاحب مرحوم زمیندار موضع جواہر پور ضلع بریلی کی عرض ہے۔١٢